

افادات: جانشین امیر شریعت مولانا سید ابو ذر بخاریؒ

مرتب: سید محمد کفیل بخاری

عید الفطر..... صدقۃ الفطر (فضائل، احکام، مسائل)

تمہید:

عید الفطر بھی دیگر امتیازات دینیہ کی طرح ایک عظیم اسلامی شعار، ایک دور رس اخلاقی نصاب، ایک مسنون تفریح اور قومی مسرت اور خوشی کا مبارک دن ہے جسے دنیا والوں کے معمولات کے بالعکس اللہ نے بجائے ایک تہوار کے عبادت کی اہمیت برقرار رکھتے ہوئے اس میں بہ قدر ضرورت تفریح کی آمیزش کر کے اسلام کی قوت و عظمت کو دوام بخش دیا ہے۔ ہر مرغوب و محبوب شے کے حصول اور عزیز مقصد کے انجام پانے پر جب فطرۃ خوشی نصیب ہو تو دستور ہے کہ اس کے اظہار کی کوئی نہ کوئی صورت اور تدبیر ضرور اختیار کی جاتی ہے۔ اسلام نے بھی دین فطرت ہونے کی وجہ سے اس معصوم انسانی جذبہ کی پوری قدر کی اور دین فطرت کی قائل امت مرحومہ کی دلداری و عزت افزائی فرمائی۔ چنانچہ رمضان المبارک کے پاکیزہ مہینے میں مختلف قسم کی شبانہ روز عبادت و ریاضت خوش اسلوبی سے مکمل کرنے پر یکم شوال کے دن چند خاص اعمال پر مشتمل ایک مظاہرہ مسرت و تفریح قانوناً مقرر کر دیا ہے۔

تحفہ عبودیت:

اپنی عزت و جاہت کے لیے نہیں بلکہ حصول اجر و ثواب کی نیت کے ساتھ سچے دل سے دیئے ہوئے عطیہ کو صدقہ کہتے ہیں۔ اور ”فطر“ کا معنی ہے ٹوٹنا، کھلنا، جدا ہونا، تو صدقۃ الفطر کا مطلب ہوا۔ ماہ صیام کے جدا ہونے، روزہ کا عمل ٹوٹنے نیز کھانے پینے اور میاں بیوی کے میل جول کی بندش کھلنے پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خلوص قلب سے پیش کیا ہوا ”ہدیہ تشکر“ ہر چھوٹا بڑے کے لیے اور ہر ممنون اپنے محسن و مربی اور مرکز عقیدت تک کوئی تحفہ اور عطیہ کسی ذریعہ اور واسطہ کے ساتھ ہی پہنچانے جاتا ہے اور اس عمل کو اپنا فطری اور اخلاقی فرض، موجب سعادت اور باعث خیر و برکت عمل یقین کرتا ہے۔ بعینہ اسی طرح فرماں بردار مخلوق جب خالق مطلق اور رب رحیم و کریم کے حضور اپنی بندگی اور توفیق عبادت و ریاضت کی نعمت نصیب ہونے پر اظہار سرور و فرحت کے لیے جبہ سائی کا ارادہ کرے تو فقراء و مساکین کا معروف طبقہ کہ جن لوگوں کی حالت عجز و احتیاج، پروردگار کو بڑی محبوب ہے۔ ان کو اپنا وکیل اور نمائندہ بنا کر بارگاہِ صمدیہ کے مناسب ہدیہ نیاز پیش کرنے پر فطرۃ اور قانوناً مورد مجبور ہو جاتی ہے، یہ حاصل ہے، صدقۃ الفطر کی قانونی رسم اور شرعی ضابطہ کے اداء و تکمیل کا۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں تازندگی اس روحانی فصل بہار سے دل و دماغ اور جسم و جان کے لیے کسب فیض و نور کا موقع ملتا ہے۔ و رزقنا اللہ ابدأ..... آمین! ہم سب کو اس نعمت عظمیٰ کی قدر کرنی چاہیے۔

زکوٰۃ اور صدقات واجبیہ کا نصاب:

ہر آزاد، عاقل، بالغ مسلم جو گھریلو ضروریات کے علاوہ ساڑھے باون تولے چاندی یا اس کی قیمت کے نقد روپیہ یا سونے یا اتنے وزن کے چاندی کے زیور یا اتنی قیمت کے سامان یا جائیداد یا تجارتی مال کا مالک ہو یا اس کے پاس موجود تمام اشیاء میں سے بعض یا سب کا مجموعہ مل کر ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر ہو جائے یا پھر وہ بجائے چاندی کے ساڑھے سات تولے سونے یا اتنے وزن کے سونے کے زیورات کا مالک ہو تو اس پر زکوٰۃ کی طرح عید الفطر کے دن نماز کا وقت آتے ہی صدقۃ الفطر واجب ہو جاتا ہے۔ مگر اتنی مالیت پر زکوٰۃ کی طرح سال کا گزرنا ضروری نہیں۔

صدقۃ فطر:

ہرمیاں بیوی پر صرف اپنی ذات کی طرف سے اور اپنے بے مال غیر بالغ یا بالغ مگر مجنون اولاد نیز اپنے نوکر اور خادمہ کی طرف سے صدقہ دینا واجب ہے۔ مال دار بالغ اولاد اور باقی گھر والے اپنا صدقہ خود ادا کریں۔ البتہ ان کا وکیل بن کر صدقہ و زکوٰۃ وغیرہ ادا کرنا درست ہے اور اگر کسی شخص نے بغیر ایک دوسرے کی اجازت کے از خود ہی اس کی طرف سے دے دیا تو وہ ”صدقہ نفلیہ“ بن جائے گا اور اصل آدمی پر صدقۃ الفطر بدستور واجب رہے گا۔ اس کو مستقلاً ادا کرنا ضروری ہے۔ عورت شریعت کے مطابق چونکہ اکثر احکام میں مرد کی طرح مستقل شخصیت و حیثیت کی مالک ہے۔ چنانچہ نقد اور غیر نقدی مال وغیرہ کے جمع اور خرچ میں اس کی ملکیت و حیثیت بھی مستقل ہے۔ لہذا اس پر صرف اپنی ذات کی طرف سے صدقہ دینا واجب ہے، اپنے شوہر اور اولاد کی طرف سے نہیں! اور اگر گھر میں صرف اس کے خاوند نے صدقہ ادا کیا تو اس سے عورت پر واجب شدہ صدقہ ادا نہیں ہوگا بلکہ اسے بہر حال اپنی زکوٰۃ، عشر اور قربانی کی طرح اپنا یہ صدقہ الفطر بھی خود ہی براہ راست لازماً ادا کرنا پڑے گا ورنہ وہ گناہ گار ہوگی۔

صدقہ فطر میں پونے دو کلو گندم (احتیاطاً دو کلو) یا گندم کا آٹا یا ساڑھے تین کلو جو (احتیاطاً چار کلو) یا جو کا آٹا اور ستو یا چار کلو کھجور یا کنکیش یا ان کی قیمت حاضر نرخ کے مطابق دینا واجب ہے۔ فقراء کی ضرورت کے لحاظ سے نقد پیسے دینا اولیٰ اور بہتر ہے تاکہ وہ غریب خود بھی کچھ خرید کر عید کی خوشی میں براہ راست حصہ دار بن سکے۔

نماز عید سے قبل صدقہ فطر ادا کرنا افضل اور مستحب ہے اور عید سے ایک دو روز قبل بھی ادا کرنا جائز ہے۔

صدقہ فطر کے مستحق، غیر مستحق:

رشتہ داروں میں حقیقی دادا، دادی، ماں، باپ، نانا، نانی، بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی میں سے کسی کو بھی صدقہ فطر اور زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ ایسے ہی شوہر، بیوی ایک دوسرے کو صدقہ فطر نہیں دے سکتے۔ اس کے علاوہ دیگر محتاج و مسکین عزیز واقارب میں سے سوتیلے دادا، دادی، سوتیلے ماں، باپ، حقیقی پچھا، چچی، پھوپھا، پھوپھی، ماموں، ممانی، خالو، خالہ، حقیقی بھائی، بہن، بھتیجا، بھتیجی، بھانجا، بھانچی، اپنے سسر، ساس، سالہ، سالی اور بہنوئی سب کو زکوٰۃ و عشر کی طرح صدقہ الفطر دینا جائز ہے۔ سادات قریش کی پانچ شاخوں کو صدقہ فطر سمیت تمام صدقات واجبیہ، زکوٰۃ و عشر دینا جائز نہیں۔